REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

ہفتہ ۹ محرم الحرام ۱۳۷۰ھ

فون ۲۹۶۹ | قیمت ۱/ ۱

جلد ۳۸/۴ | ۲۱ اخاء ۱۳۲۹ ہش | ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۴۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کمر اور پسلیوں میں درد کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ۔ ـــــــ لاہور ۲۰ اکتوبر۔ نواب عبداللہ خان صاحب کی صحت بدستور خراب ہے؛ احباب موصوف کو صحت کاملہ کیلئے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

"فارموسا کو ہر قیمت پر بچانا چاہئیے" جنرل میکارتھر کا عزم

ٹوکیو ۲۰ ستمبر۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جنرل میکارتھر اب تک اپنی اس رائے پر قائم ہیں کہ فارموسا کو اشتراکی حملے سے ہر قیمت پر بچانا چاہئیے۔ ان کا یہ خیال غیر متزلزل ہے کہ اشتراکی ایشیا کے اور گرد اقوام متحدہ کے خط دفاع میں فارموسا ایک بہت ہی اہم مقام ہے ان کا یہ بھی خیال ہے کہ جب تک اقوام متحدہ کے جہاز چین کے ساحل کا گشت کر رہے ہیں اشتراکی اس جزیرہ پر حملہ نہیں کریں گے۔

نزدیک و دور سے

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ پنجاب کے محکمہ صحت سے موصولہ اعداد و شمار کے مطابق ہر سال صوبے میں ۳۰ ہزار سے ۵۰ ہزار تک تپ دق کا شکار ہو کر مرتے ہیں۔ شہری آبادی کا جو حصہ بی سی جی کا ٹیکہ لگوانے آیا۔ ان میں بیس سال کی عمر کے گروہ میں ۵-۸۰ فیصدی آدمیوں میں تپ دق کے جراثیم موجود تھے۔

لیک سکسیس ۲۰ اکتوبر۔ اگرچہ حفاظتی کونسل میں مصر کے مستقل نمائندہ محمود بے فوزی نے اپنا ووٹ مسٹر ٹریگولی کے حق میں دیا لیکن روس کے استرداد پر عرب حلقوں میں کسی افسوس کا اظہار نہیں کیا جا رہا تھا۔ یاد رہے فلسطین کے مسئلہ کے متعلق عرب کبھی مسٹر لی کے رویہ سے مطمئن نہیں ہوئے۔

بیروت ۲۰ اکتوبر۔ پاکستان کے لئے نئے لبنانی سفیر کراچی کے لئے روانہ ہو رہے ہیں جہاں وہ پہلا لبنانی قونصل خانہ قائم کریں گے۔

پشاور ۲۰ اکتوبر۔ پشاور کے ڈپٹی کمشنر نے پنجاب کے سیلاب زدگان کی امداد کیلئے ایک ہزار من گڑ روانہ کیا ہے۔

لنڈن ۲۰ اکتوبر۔ جولائی ۱۹۲۹ء کے بعد سے پہلی دفعہ آئندہ مہینے لنڈن میں کناڈی ڈالروں کے تبادلہ کی ایک آزاد منڈی قائم کی جائے گی اور لنڈن کے بنکوں کے درمیان سپلائی اور دستیابی کے اعتبار سے شرح مقرر کی جائے گی۔

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ بی سی جی کے ٹیکہ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کرنل ملک نے کہا۔ کہ گزشتہ نو مہینوں میں بارہ لاکھ آدمیوں کو اس سے فائدہ ہوا ہے۔

واشنگٹن ۲۰ اکتوبر۔ مصری وزیر خارجہ ڈاکٹر صلاح الدین سے ملاقات کے بعد مسٹر اچیسن کے قریبی حلقوں کا کہنا ہے کہ اسلحہ کی سپلائی کے متعلق مصری رائے سے ان کو ہمدردی ہے۔ اور انہوں نے سفیر جارج میکگی کو ہدایت کی ہے کہ ان کے متعلق وہ آئندہ ہفتہ اپنی رپورٹ پیش کریں۔

کوئٹہ ۲۰ اکتوبر۔ آج گورنر جنرل پاکستان بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ میاں امین الدین کے ساتھ پاکستان و افغانستان کی سرحد پر واقع ہندو باغ اور فورٹ سنڈیمن کے سات روزہ دورے پر روانہ ہو رہے ہیں۔

سڈنی ۲۰ اکتوبر۔ گزشتہ شب اشتراکیوں کو خلاف قانون قرار دئے جانے کے متعلق قانون منظور ہوا ہے۔ اشتراکی اس کے متعلق ہائی کورٹ سے حکم امتناعی لینے کی کوشش کریں گے۔

سیلاب فنڈ کو بڑھانے کی مہم

کراچی ۲۰ اکتوبر۔ وزیر اعظم پاکستان نے کل کراچی کے بعض سرکردہ کارخانہ داروں اور بڑے بڑے تاجروں سے ملاقات کی۔ یہ ملاقاتیں پنجاب سیلاب ریلیف فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی ترغیب دلانے کے لئے کی جا رہی ہیں۔

سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر کے متعلق ڈکسن رپورٹ پر اگلے ہفتے بحث کریگی

پاکستان کو امن کی دیکھ بھال کرانے والے کمیشن کا رکن چن لیا گیا

لیک سکسیس ۲۰ اکتوبر۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق سلامتی کونسل کے اس مہینے کے صدر نے کونسل کا اجلاس اگلے ہفتے بلایا ہے جس میں مسئلہ کشمیر کے متعلق سر اوون ڈکسن کی رپورٹ پر بحث کی جائیگی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ جلسہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی مسلسل درخواستوں پر بلایا گیا ہے جن کا تقاضا تھا کہ اس مسئلہ پر جلد از جلد بحث کی جائے۔

چوہدری ظفر اللہ خان نے جنرل اسمبلی کو زیادہ اختیارات دینے والی سات ملکوں کی قرارداد پاس ہونے کا خیر مقدم کیا ہے؛ آپ نے کہا۔ اس سے اقوام متحدہ نے عہد کر لیا ہے کہ وہ ہر جگہ جارحانہ کارروائیوں کا مقابلہ کریگی خواہ وہ کسی بھی اور کتنے ہی چھوٹے اور بڑے ملک کے خلاف کی گئی ہوں۔ آپ نے کہا اب گویا اقوام متحدہ نے اپنا اصل کام سنبھال لیا ہے۔ یاد رہے اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی نے کل اسے پاس کیا تھا۔ پاکستان کو اقوام متحدہ کی طرف امن کی دیکھ بھال کرنے والے کمیشن کا رکن بھی چن لیا گیا ہے؛

"رضوانی" ـــــــ بخیریت پہنچ گیا

کراچی ۲۰ اکتوبر۔ آج حاجیوں کا دوسرا جہاز "رضوانی" جدہ سے کراچی بخیریت پہنچ گیا۔ اس کے ذریعے ۱۰۴۳ حاجی پاکستان پہنچے ہیں۔

برطانی جہازوں پر پابندیاں

قاہرہ ۲۰ اکتوبر۔ آج مصر کی عدالت اعلیٰ نے نہر سویز کے فضائی اڈے برطانی ہوائی جہازوں کیلئے اترنے پر سخت پابندیاں عاید کر دی ہیں

امریکی چھاتہ بردار فوج نے پسپا ہونے والی ۲۷ ہزار کمونسٹ فوج کو گھیر لیا

ٹوکیو ۲۰ اکتوبر۔ آج چار ہزار امریکی چھاتہ بردار فوجی پیونگ یانگ سے ۲۵ میل شمال کی طرف اتر گئے اور اترتے ہی انہوں نے مانچوریا کی سرحد پر کمونسٹوں کی پسپائی والا راستہ کاٹ دیا۔ چھاتہ بردار فوج نے زمین پر اترتے ہی ریلوں اور راستوں پر حملے کرنے شروع کر دئے۔ تاکہ پسپا ہونے والی ستائیس ہزار کمونسٹ فوج بچکر نہ نکل سکے۔ اب اقوام متحدہ کی فوجیں بھی اس چھاتہ بردار فوج سے ملنے کے لئے تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ آج جنرل میکارتھر نے جنگ کا فضائی جائزہ لینے کے بعد کہا۔ کہ بہت جلد کمونسٹوں کی مزاحمت کی سکت ٹوٹ جائے گی۔

ریلوں کے اوقات بحال کر دئے گئے

کراچی ۲۰ اکتوبر۔ کل سے قریباً تمام کے تمام ریل گاڑیوں کا وقت پہلے والا کر دیا گیا ہے۔ پاکستان میل ۷ بجکر ۱۰ منٹ پر۔ پاکستان ایکسپریس ۷ بجکر ۵۴ منٹ پر چلا کریں گی اور خیبر ایکسپریس بھی حسب معمول کراچی سے دن کو ایک بجکر ۴۰ منٹ پر روانہ ہو کر اپنے مقررہ راستے سے پشاور پہنچا کرے گی

انسداد تپ دق کیلئے ۵ ہسپتال

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ صوبے میں تپ دق کی روک تھام کے لئے حکومت کی سکیموں کا ذکر کرتے ہوئے ہیلتھ ڈائریکٹر نے انکشاف کیا۔ کہ جلد ہی سرگودھا۔ ملتان۔ لائلپور۔ سیالکوٹ اور راولپنڈی میں ۵۰ ہسپتال قائم کئے جائیں گے۔ جن کے اخراجات مقامی ادارے اور حکومت مساوی برداشت کریں گے۔

نصف منافع خیراتی اداروں کو دے دیجئے

کراچی ۲۰ اکتوبر۔ آج بیگم لیاقت علی خان کی صدارت میں گھریلو صنعتوں کی کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ جس میں فیصلہ ہوا کہ آئندہ منافع کا پچاس فیصدی خیراتی اداروں کے لئے وقف کر دیا جائے۔ ان اداروں میں ۷ مہاجر بچوں کے سکول بھی ہیں جنہیں خواتین ایسوسی ایشن چلا رہی ہے۔

... میں یہ بھی اس بات کا معائنہ کیا۔ کہ فصلوں کو تباہ کرنے والے کیڑوں کو مارنے والی دوائی کے چھڑکنے کا کیا اثر ہوتا ہے؛

عالمگیر بنک کا مشن کوٹری بند دیکھے گا!

کراچی ۲۰ اکتوبر۔ عالمگیر بنک کا جو فنی مشن پیر کے روز پاکستان کی ترقی کی سکیموں کا جائزہ لینے کے لئے آیا ہوا ہے وہ کل کوٹری بند دیکھنے جا رہا ہے۔ مشن حکومت پاکستان سے قرضے کے متعلق ابتدائی بات چیت ختم کر چکا ہے۔ اس بند پر حکومت ۳۴ کروڑ روپیہ خرچ کر رہی ہے۔ اس بند کے تیار ہو جانے سے سندھ کی ۲۸ لاکھ ایکڑ بنجر زمین کو قابل کاشت بنایا جا سکے گا۔ اس بند کی تعمیر کے سلسلے میں گزشتہ چھ ماہ میں کافی ترقی ہوئی ہے۔ مسالہ وغیرہ پیسنے کے لئے جو مشینیں منگوائی گئی ہیں ان کا استعمال برصغیر ہند و پاکستان میں پہلی دفعہ ہو رہا ہے۔ بجلی گھر کا کام بھی تسلی بخش طور پر جاری ہے۔ ۱۶ سے ۲۰ فٹ کی گہرائی تک فولاد بنیادوں میں گلایا جا رہا ہے۔ دائیں اور بائیں طرف بڑی نہروں کی کھدائی کا کام شروع کیا جا چکا ہے۔ چار برطانی انجنیر آ چکے ہیں۔ تین مزید غیر ملکی انجنیر آ رہے ہیں یاد رہے کہ سکھر کے بند کا اوپر کا حصہ چونے اور پتھروں کا بنا ہوا ہے لیکن اس بند کا ڈھانچہ اور اوپر کا حصہ فولاد کا بنایا جائے گا۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ بند اور نہریں ۱۹۵۳ء تک تیار ہو جائیں گے

پچیس لاکھ سٹرلنگ اور ملے گا!

لنڈن ۲۰ اکتوبر۔ پاکستان کو سٹرلنگ بقایاؤں میں سے ۲۵ لاکھ پونڈ کا حصہ اور ملے گا جس سے اس سال غیر ملکی مبادلے کی ضروریات پوری کر لی جائیں گی۔ یہ مزید رقم پاکستان کو اس معاہدہ کی رو سے مل رہی ہے۔ جو ۲۷ جولائی کو وزیر خزانہ پاکستان اور برطانی وزیر امور اقتصادیات کے مابین ہوا تھا۔

سڑکوں سے متعلقہ امور کی تحقیقات

حیدر آباد سندھ ۲۰ اکتوبر۔ حکومت سندھ نے حیدر آباد میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ امور کی تحقیقات کے لئے ایک ادارہ قائم کیا ہے اس تحقیقاتی ادارے کو جدید ترین آلات سے لیس کیا جائے گا

خاص گیس کی دریافت

ڈھاکہ ۲۰ اکتوبر۔ ماہرین ارضیات کھلنا کے قریب دجار میں دھاتوں اور ایک خاص قسم کی گیس کی دریافت میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ اب اس گیس کی کیمیاوی طریقوں پر چھان بین کی جائے گی۔

کراچی ۲۰ اکتوبر۔ آج پیرزادہ عبدالستار نے ہیلی کاپٹر

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

محمود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر سول ملٹری گزٹ روڈ لاہور سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

گزشتہ ماہ اللہ تعالےٰ نے مرزا منصور احمد صاحب اور گزشتہ جمعہ بتاریخ ۱۴ر اکتوبر ڈاکٹر مرزا منور صاحب کو فرزند عطا فرمایا۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ دونوں بچوں کو عمر دراز عطا فرمائے۔ اور انہیں نیک اور خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں جو بچے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کا ایک نشان ہوتے ہیں۔ اور اس بات کی دلیل کہ خدا تعالےٰ ہی خالق ہے۔ ابھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعوےٰ بھی نہیں کیا تھا۔ کہ آپ کے ملہم من اللہ ہونے کی وجہ سے آپ کے رشتہ دار آپ کی سخت مخالفت کرتے اور تکلیف پہنچانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا ینقطع اٰباؤک و یبدأ منک کہ تیرے آباء و اجداد کی نسل منقطع ہو جائے گی۔ اور ان کی کوئی شہرت نہ رہے گی اور آئندہ آپ کے خاندان کی شہرت اور ابتدا آپ سے ہوگی۔ اور یہ الہام آپ نے اس وقت شائع کیا۔ جبکہ آپ کے کئی جدی رشتہ دار اور ان کے بچے موجود تھے۔ لیکن آخر کار ان کی نسل منقطع ہو گئی۔ اور اس خاندان کی دوبارہ بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رکھی گئی۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو ذریت طیبہ عطا کی اور آج آپ کے خاندان کے افراد سو سے بھی زائد ہو گئے پس آپ کے خاندانی رشتہ داروں کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ان کا ذکر ختم ہو جائے گا اور ان کی نسل منقطع ہو جائے گی۔ اور ویسا ہی ہوا۔ اور ان کی اولاد کا سلسلہ نہ چلا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا کہ آئندہ اس خاندان کا سلسلہ آپ سے چلے گا۔ اور آپ کی اولاد کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ بھی پورا ہوا۔ اس لئے آپ کے خاندان کا ہر بچہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالےٰ ہی خالق ہے وہ جسے چاہتا ہے اولاد دیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے عقیم بنا دیتا ہے۔ اس لئے ہم مرزا منصور احمد صاحب اور ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے فرزندوں کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور دیگر افراد خاندان کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں:

خاکسار:۔ جلال الدین شمس

منزل

نسیم سیفی

راحت و غم سے بہت دور چلا آیا ہوں

اب مرے دل میں کہیں تلخیٔ احساس نہیں
اب مجھے اپنے ارادوں کا کوئی پاس نہیں
میں نے خود اپنی تمناؤں کو برباد کیا
اور اب میری نگاہوں میں غم یاس نہیں
نکہت و رنگ کی دنیا کو مٹا ڈالا ہے
خشک پھولوں میں جو پہلے تھی وہ بو باس نہیں
اب نہ راحت کی تمنا ہے نہ غم کا خدشہ
کون کہتا ہے یہ دنیا مجھے اب راس نہیں

بے خودی ہی میں سر طور چلا آیا ہوں
راحت و غم سے بہت دور چلا آیا ہوں

سیکرٹریان مال کے لئے ضروری اعلان

بعض افراد اور سیکرٹریان مال چندہ بھجواتے وقت کوپن پر تفصیل درج نہیں کرتے۔ اور نہ ہی بذریعہ چٹھی علیحدہ ارسال کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی رقوم داخل خزانہ نہیں ہو سکتیں۔ اور مد بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہیں۔ پھر ان کو خط وکتابت کے ذریعہ اور اعلان الفضل کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے۔ اگر پھر بھی تفصیل نہ آئے تو مطابق فیصلہ مجلس مشاورت تمام رقوم چندہ عام میں منتقل کر دی جاتی ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ سیکرٹریان مال کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ رقم بھجواتے وقت ساتھ ہی تفصیل ضرور ارسال کر دیا کریں۔ ورنہ ان کی رقوم جلد داخل خزانہ نہیں ہو سکیں گی۔ جس کی وجہ سے خرچ میں بھی دقت واقع ہو گی۔

ناظر بیت المال ربوہ

انصار — و — خدام

انصاری کا کام مدد کرنا اور خادم کا کام خدمت کرنا ہے۔ انصار اور خدام میں سے جو بھی سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھتے ہوں، اپنے نام اور مکمل پتہ سے بذریعہ خط وکتابت نظارت بیت المال کو مطلع فرمائیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ فوری توجہ کریں

ڈاکٹروں اور کمپونڈروں کی فوری ضرورت

مجالس خدام الاحمدیہ اپنے ہاں خاص تحریک کر کے فوری طور پر سیلاب زدگان کی طبی امداد کے لئے ڈاکٹر اور کمپونڈر ربوہ میں ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے پاس بھجوائیں۔ جہاں سے انہیں طبی امداد کے لئے سیلاب زدہ علاقوں میں دس پندرہ روز کے لئے بھجوایا جائے گا۔ مجالس اس اعلان کو نہایت ضروری تصور کریں۔

مرزا ناصر احمد نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے جو صاحب استطاعت احمدی الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا وہ اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کر رہا:

امتی نبی کے الہامات اور شریعت اسلامیہ

— بقیہ صٖ ۳ —

نازل ہوں گے یا ایسی صفات سے مزین کوئی اور شخص ہو گا۔ مگر وہ اس نبوت کی خصوصیات پر اختلاف نہیں کر سکتے۔ جو امتی نبی کی نبوت سے تعلق رکھتی ہیں۔ کیونکہ آنے والا خواہ آسمان سے نازل ہو اور خواہ زمین سے ہی نکلے۔ احادیث نبوی اور علمائے حق کے نزدیک نبی بھی ہو گا اور امتی بھی۔ اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے بلا کم وکاست وہی دعوےٰ کیا ہے جو احادیث نبوی کے مطابق ہے یعنی یہ صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ میں فنا فی الرسول ہونے کی وجہ سے ایک پہلو سے نبی ہوں۔ اور ایک پہلو سے امتی ہوں۔

ثابت ہوا کہ "آزاد" نے جو اعتراضات حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے الہامات پر کئے ہیں۔ وہ خود ان کے اپنے مسلمات کے منافی ہیں۔ ان کے یہ اعتراضات وہی حیثیت رکھتے ہیں جو اس شخص کا فعل رکھتا ہے۔ جو درخت کی اسی ٹہنی کو کاٹ رہا ہو۔ جس پر وہ خود بیٹھا ہے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور

۲۱ اکتوبر ۱۹۵۰ء

امتی نبی کے الہامات اور شریعت اسلامیہ

امام ابو منصور بغدادی کا جو حوالہ احراری اخبار آزاد نے پیش کیا تھا اس میں جو ایمان کی شرائط بیان کی گئی ہیں ایک یہ بھی ہے

قال ان عیسیٰ علیہ السلام
اذا انزل من السماء ینزل
بنصرۃ شریعۃ الاسلام
ویحیی ما احیاہ القرآن ویمیت
ما اماتہ القرآن

یعنی جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونگے تو آپ شریعت اسلامیہ کی نصرت کیلئے نازل ہونگے اور آپ اسی تعلیم کو زندہ کرینگے۔ جس کو قرآن کریم نے زندہ کیا۔ اور جس کو قرآن کریم نے مارا اسکو وہ بھی ماریں گے۔

احراری مولویوں اور ان کے دیگر ہم خیال مولویوں کا یہی اعتقاد ہے۔ کہ وہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے۔ جن کو قرآن کریم میں بنی اسرائیل کا نبی فرمایا گیا ہے۔ اور جو اس وقت جبکہ آپ کو یہودیوں نے گرفتار کر کے صلیب دینے کا ارادہ کیا ایک معجزہ کے طور پر اللہ تعالےٰ کے حکم سے آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ اور ان کی جگہ ایک یہودی مولوی جو آپ کے دشمنوں میں پیش پیش تھا صلیب پر لٹکایا گیا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس کی شکل حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی سی بنا دی تھی۔ اس وجہ سے دشمنوں کو اشتباہ ہوا کہ یہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہیں۔ چنانچہ اسکو پکڑ کر صلیب پر چڑھا دیا گیا۔

اگر یہ صحیح ہے تو ظاہر ہے کہ جب آپ بقول ان کے زمین پر دوبارہ تشریف لائیں گے تو وہ وہی نبی اللہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہونگے جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ اور یہ مسلمہ ہے کہ وہ جب آئیں گے تو حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی بنکر آئیں گے۔ اوپر جو حوالہ امام بغدادی کا دیا گیا ہے۔ اس میں بھی یہی کہا گیا ہے۔ کہ آپ جب نازل ہوں گے تو شریعت اسلامیہ کی نصرت فرمائیں گے۔ اور قرآنی تعلیم کی اشاعت کریں گے۔ ان لوگوں کا یہ بھی اعتقاد ہے۔ کہ آپ نبی اللہ ہی رہیں گے آپ کی نبوت سلب نہیں ہوگی۔ اور عقل بھی یہی کہتی ہے کہ جب اللہ تعالےٰ کسی کو کوئی نعمت عطا کرتا ہے تو بغیر کسی وجہ کے پھر وہ اس سے چھین نہیں لیتا۔ ظاہر ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے آسمان پر اٹھائے جانے سے لے کر آج تک یقیناً کوئی ایسا فعل نہیں کیا ہوگا کہ جس کی وجہ سے آپ کو نبوت جیسی نعمت سے محروم کر دیا جائے۔

پھر جو احادیث آپ کی آمد کے متعلق ہیں۔ ان میں بھی آپ کو صاف صاف نبی اللہ ہی کہا گیا ہے اور اس کی اس بات سے بھی تائید ہوتی ہے کہ تمام علمائے اسلام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے لے کر ادنےٰ سے ادنےٰ عالم دین تک یہی اعتقاد ہے کہ آئندہ آنے والے حضرت عیسےٰ علیہ السلام جو شریعت اسلامیہ کی نصرت کے لئے تشریف لائیں گے ضرور نبی ہونگے۔ بلکہ ان علمائے اسلام نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جو ان کو نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے تو اسی وجہ سے یہاں تک فرمایا ہے کہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاءؐ تو کہو مگر لا نبی بعدہ نہ کہو۔ یعنی یہ تو کہو کہ آپ خاتم النبیین ہیں مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ تقریباً تمام دوسرے علماء نے بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کے آنے کو اسی وجہ سے خاتم النبیین کے منافی نہیں سمجھا۔ ہمیں یہاں مثالیں دینے کی ضرورت نہیں ہے احراری مولوی اور ان کے ہم خیال مولوی بھی اعتراف کرتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جب دوبارہ تشریف لائیں گے۔ آپ نبی ہی ہوں گے۔ چنانچہ جب حضرات ملا علی قاری شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ۔ مولانا روم محمد قاسم نانوتویؒ کے حوالے پیش کئے جاتے ہیں تو وہ یہی فرماتے ہیں کہ یہ بات انہوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے نزول کے پیش نظر کہی ہے یہاں ہم اس امر پر بحث کرنا نہیں چاہتے۔ یہاں ہم جو بات ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ یہی ہے کہ احراری مولوی اور ان کے ہم خیال مولوی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام شریعت اسلامیہ کی نصرت کے لئے تشریف لائیں گے تو وہ نبی اللہ ہی ہوں گے۔ ان کی نبوت ان سے سلب نہیں کی جائے گی۔ یعنی آپ نبی ہی ہوں گے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی بھی ہوں گے۔ دوسرے لفظوں میں نزول من السماء کے بعد آپ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی نبی ہوں گے۔ اور صرف نبی نہیں کہلا سکیں گے۔ کیونکہ اگر آپ صرف نبی ہوں گے۔ تو آپ بنی اسرائیل کے نبی ہوں گے۔ اس صورت میں صرف موسوی شریعت کی اشاعت کر سکیں گے۔ اور اگر آپ شریعت اسلامیہ کی اشاعت کریں گے تو یقیناً آپ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی ہو کر ہی کریں گے۔ اس لئے آپ کو امتی نبی ہی کہنا درست ہوگا۔

اب ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ نبوت کا کیا خاصہ ہے۔ ہم اس شخص کو نبی کہتے ہیں جس پر خدا تعالےٰ کا کلام اترتا ہے۔ آپ کسی ایسے نبی کا تصور نہیں کر سکتے۔ کہ وہ نبی بھی ہو اور اس پر خدا تعالےٰ کا کلام نہ اترتا ہو۔ ظاہر ہے کہ اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام اپنی بعثت ثانیہ میں نبی بھی ہوں گے۔ تو ضرور ہے کہ ان پر خدا تعالےٰ کا کلام بھی نازل ہو۔ لیکن اگر وہ صرف بطور بنی اسرائیل کے نبی کے ہوں تو ضرور ہے کہ ان پر جو کلام نازل ہو وہ شریعت موسوی کے تابع ہو۔ لیکن حضرت عیسےٰ علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو آپ موسوی شریعت کے تابع نہیں ہوں گے۔ بلکہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے تابع ہوں گے۔ اس لئے آپ پر جو الہٰی کلام اس دور میں نازل ہوگا۔ وہ یقیناً شریعت اسلامیہ کے تابع ہوگا۔ اس کے مخالف یا اس سے الگ نہیں ہوگا۔ کیونکہ آپ اپنی اس بعثت میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی بھی ہوں گے۔ اس لئے آپ پر جو الہٰی کلام نازل ہوگا۔ اس کو نہ تو ہم قرآن کریم سے الگ تعلیم کہہ سکتے ہیں اور نہ قرآن کریم پر اضافہ اس کلام کی حیثیت ان رولز کی سی ہوگی جو کسی سٹیچوایٹ کے ماتحت بطور تشریح کے بنائے جاتے ہیں۔

آپ دیکھتے ہیں کہ حکومتیں ایک تو سٹیچو ایٹ قانون بناتی ہیں۔ چونکہ عموماً بعض صورتوں میں یہ قانون اجمالی ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے نفاذ کو آسان کرنے کے لئے اس سٹیچوٹری قانون کے ماتحت رولز بنائے جاتے ہیں۔ اور یہ رولز بھی بسا اوقات وہی مجلس مقننہ بناتی ہے۔ جو اصل قانون بناتی ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ جنرل قانون مقام و زمانہ کے لحاظ سے مختلف تفصیل چاہتے ہیں تاکہ مختلف زمانوں اور مختلف مقامات میں اصل قانون کو باحسن طریق نافذ کیا جا سکے۔

اب ظاہر ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر بعثت ثانیہ میں جو کلام الہٰی نازل ہوگا۔ وہ ان کے صرف نبی ہونے کی حیثیت سے نہیں نازل ہوگا بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی نبی ہونے کی حیثیت سے نازل ہوگا۔ اور یہ کلام محض اس لئے نازل ہوگا تاکہ اسلام کی بعثت ثانیہ میں قرآن کریم کی تعلیم اور شریعت کو اس دور میں باحسن طریق نافذ کیا جا سکے۔ اب اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے اس دور کے الہامات یا کلام الہٰی پر یہ جاہلانہ اعتراض کیا جائے کہ ان کا کلام قرآن کریم پر اضافہ ہوگا۔ یا قرآن کریم کی تعلیم سے الگ تعلیم پر مشتمل ہوگا۔ تو یقیناً ایک بچہ بھی اس پر ہنس دے گا۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے صرف ایسا ہی امتی نبی ہونے کا دعوےٰ فرمایا ہے جو بعد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کے نزدیک بھی مسلمہ طور پر آسکتا ہے۔ جس کا کام صرف شریعت اسلامیہ کی اشاعت اور جو کچھ قرآن نے تعلیم دی ہے اس کا احیاء اور جو کچھ اس نے مردود کیا ہے اس کو مردود ٹھہرانا ہے۔ آپ کا دعوےٰ ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں۔ جس کے نزول کی خبر تمام پہلے انبیاء علیہم السلام نے اور قرآن کریم اور احادیث نبوی میں دی گئی ہے۔ اور میں وہی کام سرانجام دینے کے لئے آیا ہوں۔ جس کا سرانجام دینا اس کے ذمہ لگایا گیا ہے میرا دعوےٰ اس سے ایک ذرہ کم ہے نہ زیادہ اس لئے اس لحاظ سے ہم میں اور احراری مولویوں اور ان کے ہمخیال مولویوں میں جو اختلاف ہے وہ آنے والے مسیح موعود کے موقف کا اور نبوت کی نوعیت کے متعلق نہیں ہے۔ جو نوعیت ان کے نزدیک مسلمہ ہے۔ بعینہٖ اسی نوعیت کی نبوت کا دعوےٰ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا بھی ہے۔ اس لئے اس لحاظ سے مخالفین جو اعتراض بھی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی پر کریں گے اس کی زد حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر جا کر پڑے گی جو ان کے نزدیک مسلمہ طور پر آنے والا ہے۔ اس لئے مخالفین میں سے جو کوئی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس لحاظ سے اعتراض کرتا ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

ہاں کوئی یہ تو کہہ سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعوےٰ کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی خبر انبیاء علیہم السلام نے اور قرآن و حدیث میں دی گئی ہے جھوٹا ہے۔ مگر وہ اس بناء پر اختلاف رکھ کر اعتراضات نہیں کر سکتا کہ بحیثیت امتی نبی ہونے کے ان کے الہامات قرآن کی تعلیم سے الگ ہیں۔ یا وہ اس پر اضافہ ہیں۔ اس لئے ان کی نبوت ختم نبوت کے منافی ہے۔ وہ اس بات میں تو اختلاف کر سکتا ہے کہ آیا وہی عیسےٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اور اس لئے آسمان سے

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے برکات

فرقان مجید باوجود ان تمام کمالات بلاغت و فصاحت و احاطۂ حکمت و معرفت ایک روحانی تاثیر اپنی ذاتِ بابرکات میں ایسی رکھتا ہے۔ کہ اس کا سچا اتباع انسان کو مستقیم الحال اور منور الباطن اور منشرح الصدر اور مقبول الٰہی اور قابل خطاب حضرتِ عزت بنا دیتا ہے۔ اور اس میں وہ انوار پیدا کرتا ہے۔ اور فیوض غیبی اور تائیدات لاریبی اس کے شاملِ حال کر دیتا ہے۔ کہ جو اغیار میں ہرگز پائی نہیں جاتیں۔ اور حضرت احدیت کی طرف سے وہ لذیذ اور دلآرام کلام اس پر نازل ہوتا ہے۔ جس سے اس پر دمبدم کھلتا جاتا ہے کہ وہ فرقان مجید کی سچی متابعت سے اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی سے ان مقامات تک پہنچایا گیا ہے۔ کہ جو محبوبانِ الٰہی کے لئے خاص ہیں۔ اور ان ربانی خوشنودیوں اور مہربانیوں سے بہرہ یاب ہو گیا ہے۔ جن سے وہ کامل ایماندار بہرہ یاب تھے۔ جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور نہ صرف مقال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر بھی ان تمام محبتوں کا ایک صافی چشمہ اپنے پُرصدق میں بہتا ہوا دیکھتا ہے۔ وہ ایک ایسی قوت تعلق باللہ کی اپنے منشرح سینے میں مشاہدہ کرتا ہے۔ جس کو الفاظ کے ذریعے سے اور نہ کسی مثال کے پیرایہ میں بیان کر سکتا ہے۔ اور انوار الٰہی کو اپنے نفس پر بارش کی طرح برستے ہوئے دیکھتا ہے۔ اور وہ انوار کبھی اخبار غیبیہ کے رنگ میں اور کبھی علوم و معارف کی صورت میں اور کبھی اخلاقِ فاضلہ کے پیرائے میں اس پر اپنا پرتوہ ڈالتے رہتے ہیں۔

یہ تاثیرات فرقان مجید کی سلسلہ وار چلی آتی ہیں۔ اور جب سے کہ آفتابِ صداقت ذات بابرکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں آیا۔ اسی دم سے آج تک ہزارہا نفوس جو استعداد اور قابلیت رکھتے تھے۔ متابعت کلام الٰہی اور اتباع رسول مقبول سے مدارج عالیہ مذکورہ بالا تک پہنچ چکے ہیں۔ اور پہنچتے جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ اس قدر ان پر پے درپے علی الاتصال تلطفات و تفضلات وارد کرتا ہے۔ اور اپنی حمایتیں اور عنایتیں دکھلاتا ہے۔ کہ صافی نگاہوں کی نظر میں ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ وہ لوگ منظورانِ نظرِ احدیت سے ہیں۔ جن پر لطف ربانی کا ایک عظیم الشان سایہ اور فضل یزدانی کا ایک جلیل القدر پیرایہ ہے۔ اور دیکھنے والوں کو صریح دکھائی دیتا ہے۔ کہ وہ انعاماتِ خارق عادت سے سرفراز ہیں۔ اور کراماتِ عجیب و غریب سے ممتاز ہیں۔ اور محبوبیت کے عطر سے معطر ہیں۔ اور مقبولیت کے فخروں سے مفتخر ہیں۔ اور قادر مطلق کا نور ان کی صحبت میں ان کی توجہ میں ان کی ہمت میں ان کی دعا میں ان کی نظر میں ان کے اخلاق میں ان کی طرزِ معیشت میں ان کی خوشنودی میں ان کے غضب میں ان کی رغبت میں ان کی نفرت میں ان کی حرکت میں ان کے سکون میں ان کے نطق میں ان کی خاموشی میں ان کے ظاہر میں ان کے باطن میں ایسا بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے ایک لطیف اور مصفا شیشہ ایک نہایت عمدہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اور ان کے فیضِ صحبت اور ارتباط اور محبت سے وہ باتیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ کہ جو ریاضتِ شاقہ سے حاصل نہیں ہو سکتیں۔ اور ان کی نسبت ارادت اور عقیدت پیدا کرنے سے ایمانی حالت ایک دوسرا رنگ پیدا کر لیتی ہے۔ اور نیک اخلاق کے ظاہر کرنے میں ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور شوریدگی اور امّارگی نفس کی روبہ کمی ہونے لگتی ہے۔ اور اطمینان اور حلاوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بقدر استعداد اور مناسبت ذوقِ ایمانی جوش مارتا ہے اور انس اور شوق ظاہر ہوتا ہے اور التذاذ بذکر اللہ بڑھتا ہے۔ اور ان صحبت طویلہ سے بضرورت یہ اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ وہ اپنی ایمانی قوتوں میں اور اخلاقی حالتوں میں اور انقطاع عن الدنیا میں اور توجہ الی اللہ میں اور محبت الٰہیہ میں اور شفقت علی العباد میں اور وفا اور رضا اور استقامت میں اس عالی مرتبے پر ہیں۔ جس کی نظیر دنیا میں نہیں دیکھی گئی۔ اور عقل سلیم فی الفور معلوم کر لیتی ہے۔ کہ وہ بند اور زنجیر ان کے پاؤں سے اتارے گئے ہیں۔ جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہیں۔ اور وہ تنگی اور انقباض ان کے سینے سے دور کیا گیا ہے۔ جس کے باعث سے دوسرے لوگوں کے سینے منقبض اور کوفتہ خاطر ہیں۔

ایسا ہی وہ لوگ تحدیث اور مکالمات حضرت احدیت سے بکثرت مشرف ہوتے ہیں۔ اور متواتر اور دائمی خطابات کے قابل ٹھہر جاتے ہیں۔ اور حق جل وعلا اور اس کے مستعد بندوں میں ارشاد اور ہدایت کے لئے واسطہ گردانے جاتے ہیں۔ ان کی نورانیت دوسرے دلوں کو منور کر دیتی ہے۔ اور جیسے موسم بہار کے آنے سے نباتی قوتیں جوش زن ہو جاتی ہیں۔ ایسا ہی ان کے ظہور سے فطرتی نور طبائع سلیمہ میں جوش مارتے ہیں۔ اور خود بخود ہر ایک سعید کا دل یہی چاہتا ہے۔ کہ اپنی سعادت مندی کی استعدادوں کو بکوشش تمام منصۂ ظہور میں لاوے۔ اور خواب غفلت کے پردوں سے خلاصی پاوے۔ اور معصیت اور فسق و فجور کے داغوں سے اور جہالت اور بے خبری کی ظلمتوں سے نجات حاصل کرے۔ سو ان کے مبارک عہد میں کچھ ایسی خاصیت ہوتی ہے۔ اور کچھ اس قسم کا انتشار نورانیت ہو جاتا ہے۔ کہ ہر ایک مومن اور طالب حق بقدر طاقت ایمانی اپنے نفس میں بغیر کسی ظاہری موجب کے انشراح اور شوق دینداری کا پاتا ہے۔ اور ہمت کو زیادت اور قوت میں دیکھتا ہے۔ غرض ان کے اس عطرِ لطیف سے جو ان کو کامل متابعت کی برکت سے حاصل ہوا ہے۔ ہر ایک مخلص کو بقدر اپنے اخلاص کے حظ پہنچتا ہے۔ ہاں جو لوگ شقی ازلی ہیں۔ وہ اس سے کچھ حصہ نہیں پاتے۔ بلکہ اور بھی عناد اور حسد اور شقاوت میں بڑھ کر ہاویہ جہنم میں گرتے ہیں۔ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ختم اللہ علیٰ قلوبھم۔" (براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۱۱-۱۱۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانی کی عظمت

(وحی الٰہی) "صل علیٰ محمدٍ و آل محمدٍ سیدِ ولدِ اٰدم و خاتم النبیین۔

درود بھیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب مراتب اور تفضلات اور عنایات اسی کی طفیل سے ہیں۔ اور اسی سے محبت کرنے کا یہ صلہ ہے۔ سبحان اللہ اس سرورِ کائنات کے حضرتِ احدیت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں۔ اور کس قسم کا قرب ہے۔ کہ اس کا محب خدا کا محبوب بن جاتا ہے۔ اور اس کا خادم ایک دنیا کا مخدوم بنایا جاتا ہے۔

ہیچ محبوبے نماند ہمچو یارِ دلبرم
مہر و مہ را نیست قدرے در دیارِ دلبرم
آں کجا روئے کہ دارد ہمچو رویش آب و تاب
واں کجا باغے کہ دارد بہارِ دلبرم

اس مقام میں مجھ کو یاد آیا۔ کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا۔ کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا۔ کہ آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں۔ اور ایک نے ان میں سے کہا۔ کہ یہ وہی برکات ہیں۔ جو تو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور ایسا ہی عجیب ایک اور قصہ یاد آیا ہے۔ کہ ایک مرتبہ الہام ہوا۔ جس کے معنے یہ تھے۔ کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں۔ یعنی ارادۂ الٰہی احیائے دین کے لئے جوش میں ہے۔ لیکن ہنوز ملاء اعلےٰ پر شخص محیی کی تعیین ظاہر نہیں ہوئی۔ اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔ اسی اثناء میں خواب میں دیکھا۔ کہ لوگ ایک محیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا۔ اور اشارہ سے اس نے کہا۔

هٰذا رجل یحبّ رسول اللّٰه

یعنی یہ وہ آدمی ہے۔ جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ اور اس قول سے یہ مطلب تھا۔ کہ شرط اعظم اس عہدے کی محبت رسول ہے۔ سو وہ اس شخص میں متحقق ہے

اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے۔ سو اس میں بھی یہی سِر ہے کہ افاضۂ انوار الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے۔ اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہی طیبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے۔ اور تمام علوم و معارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے۔

اس جگہ ایک نہایت روشن کشف یاد آیا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ایک مرتبہ نماز مغرب کے بعد عین بیداری میں تھوڑی سی غیبتِ حس سے جو خفیف سے نشاء سے مشابہ تھی۔ ایک عجیب عالم ظاہر ہوا۔ کہ پہلے یک دفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی۔ جیسے بسرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے۔ پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آ گئے۔ یعنی جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم و حضرت علی و حسنین و فاطمہ زہرا رضی اللہ اجمعین۔ اور ایک نے ان میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے۔ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادر مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔ پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی۔ جس کی نسبت یہ بتلایا گیا۔ کہ یہ تفسیر قرآن ہے۔ جس کو علی نے تالیف کیا ہے۔ اور اب علی وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔"

(ایضاً صفحہ ۵۰۲ – ۵۰۳)

درخواست دعا

خاکسار کی ہمشیرہ شریفہ بیگم عرصہ چھ ماہ سے کراچی جناح ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ گو پہلے کی نسبت خدا تعالےٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ مگر کمزوری بہت ہے۔ اس لئے احباب جماعت اور درویشانِ قادیان سے درخواست کرتا ہوں کہ صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ خواجہ عبدالغنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو پاکستان کے مخالف تھے!

(از روزنامہ مغربی پاکستان لاہور ۱۹ر اکتوبر ۱۹۵۰ء)

پاکستان کا معرضِ وجود میں آنا محض خداوند کریم کا خاص کرم اور حضرت قائدِ اعظم کے خلوص اور ایثار کا نتیجہ ہے۔

حضرت قائدِ اعظم کی عمر اگر وفا کرتی تو خدا معلوم انہوں نے اس بابرکت خطۂ ارضی کو کس درجہ پروان چڑھانا تھا۔ لیکن آپ نے کٹھن اور مشکل مراحل کو باحسن وجوہ پورا کر دکھایا۔ صرف اب اس کی بقا اور استحکام کے لئے قومی جد و جہد کی ضرورت ہے جو ہر فرد قوم پر علیحدہ علیحدہ عاید ہوتی ہے۔ اس لئے بھی حضرت قائدِ اعظم نے وقتاً فوقتاً قوم کو متنبہ فرمایا۔ چنانچہ آپ کی تحریر و تقریر کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ آپ نے فرائض منصبی کی ادائیگی سعیٔ پیہم اور محکم یقین رکھنے پر ازحد زور دیا ہے۔

حضرت قائدِ اعظم نے جس وقت تعمیر ملت کا بیڑا اٹھایا تو آپ نے ہر جماعت اور قوم کے ہر فرد کو اس تعمیری ملی میں حصہ لینے کے لئے دعوت دی اللہ کا کرم تھا کہ ہندوستان میں اسلامی حکومت کے زوال کے بعد سے آج تک قوم نے کبھی اس یکجہتی اور کمال خلوص سے کسی آواز پر اس شدت سے لبیک نہیں کہی تھی۔ جس خوبی اور خوش اسلوبی سے آپ کا ساتھ دیا۔ مگر بدقسمتی سے جہاں اکثریت نے صحیح راہنمائی کی تقلید کی وہاں چند ایک ننگ اسلاف ہستیاں بھی تھیں۔ جنہیں صرف جاہ پرستی کی ہوس نے اندھا کر رکھا تھا۔ اور انہوں نے اپنے ذاتی منافع کو قومی ترقی پر ترجیح دے رکھی تھی۔ چنانچہ یہ لوگ مختلف قیمتوں پر اغیار کے ہاتھوں چند ذہنی مصلحتوں کے ماتحت بک گئے ان میں بیشتر طبقہ علماء کا تھا۔ ان لوگوں نے مذہب کی آڑ لے کر وہ تخریبی کام کیا کہ شاید اغیار تنہا ملکر اس کو کبھی انجام نہ دے سکتے۔

دو سال پاکستان کی مخالفت کی گئی۔ بلکہ اس کو ایک ناممکن العمل تخیل قرار دیا۔ اور متحدہ ہندوستان کی کہانی جو کہ ہمسایہ قوم نے اپنے مفاد کی خاطر ان کو رٹائی تھی۔ کو اس قدر اہمیت دی۔ کہ معاذ اللہ اس کو ایک جزو ایمان قرار دے دیا۔ مگر خلوص۔ ایثار اور نیک نیتی کو اس سے دور کا بھی تعلق نہیں تھا یہی وجہ تھی۔ کہ یہ لوگ باوجود روپے کو پانی کی طرح بہانے کے پھر بھی ناکام رہے

ان میں ایسے بھی ذات شریف تھے۔ جنہوں نے حضرت قائدِ اعظم کی ذات گرامی پر اس قدر رکیک کمینہ حملے کئے کہ شاید کسی اغیار کے دشمن ترین انسان نے بھی ایسا نہیں کیا ہوگا۔ مگر وہ مرد مجاہد محض اپنی منزل کے لئے محض خدا اور رسول پر بھروسہ رکھتا ہوا بڑھتا گیا۔ نہ کبھی کسی کو کوسا۔ نہ برا کہا۔ بلکہ جو جماعت یا فرد آپ کے مدمقابل آیا۔ وہ بالکل تصابات کی طرح خود بخود ختم ہو گیا۔

مندرجہ بالا واقعات محض ضمناً عرض کئے گئے ہیں ان کی حقیقت پر کسی کو شبہ نہیں ہو سکتا۔ مگر ہمیں افسوس آتا ہے۔ اپنے ارباب بست و کشاد پر جنہوں نے اس قدر فراخدلی کا ثبوت دیا ہے کہ وہ اپنی حد سے تجاوز کر چکی ہے۔ ہر چیز اپنی حد کے اندر رہے تو مناسب رہتی ہے اور جب افراط تفریط کا سلسلہ شروع ہو جائے تو باعث نقصان ہوتی ہے

ہماری مراد ان بزرگوں سے ہے جن کو سیاست کی ابجد تک کی خبر نہیں۔ مگر وہ بزعم خود اور بزعم اغیار لیڈر بنا دیئے گئے ہیں۔ ان حضرات نے مسلم لیگ کی اس وقت مخالفت کی جب کہ مسلم لیگ محض اپنی قومی تنظیم کر رہی تھی۔ صرف مخالفت پر ہی اکتفا نہیں کی۔ بلکہ ہر ذلیل سے ذلیل حربہ اس کی تخریب کے لئے استعمال کیا۔ یہاں تک کہ حضرت قائدِ اعظم کی ذات اقدس صفات پر قاتلانہ حملہ تک کا ارتکاب کیا۔ مگر چونکہ اللہ تعالےٰ کو ان بدبختیاں ازلی کے منہ میں خاک ڈالنی منظور تھی۔ لہذا ان کو منہ کی کھانی پڑی۔

ہمیں یہ لکھتے ہوئے بے حد قلق ہوتا ہے۔ کہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ اب وہی تخریبی عناصر جو پاکستان کا نام سننا گوارا نہ کرتے تھے برسرِ اقتدار آئے ہوئے ہیں۔ کیا قوم نے ان کو ان کی اس بدکرداری کا یہ صلہ دیا ہے۔ صرف یہی فراخدلی کافی تھی۔ کہ ان سے اس غداری کی باز پرس نہ کی جاتی۔ حالانکہ ہر ترقی یافتہ ملک میں اپنی غداری کے لئے ایسی سزا پاتے ہیں جو دوسروں کے لئے تازیانہ عبرت ہوتی ہے۔

مگر یہاں خدا جانے ارباب بست و کشاد کی کھوپری کیوں الٹی ہے۔ ہمیں ڈر ہے کہ یہ لوگ اس تخریب کو اس وقت بروئے کار لانے میں خدانخواستہ کامیاب نہ ہو جائیں۔ اس کے لئے سی۔ آئی۔ ڈی کی خاص نگرانی کی ضرورت ہے ہر محکمہ میں ایسے عناصر موجود ہیں۔ جو نہایت ذلیل قسم کے مخالف واقع ہوئے ہیں۔ اور اب بھی وہ اپنے خبث باطن کی بنا پر اپنا پرانا رویہ ترک نہیں کرتے۔

حکومت کو چاہیئے کہ اس قسم کے تخریبی عناصر کی ... م نہایت سختی سے نگہداشت رکھے۔ اب یہ عناصر "اصلاحی جماعتوں" کے لباس میں نمودار ہونگے کوئی اقتصادی زبوں حالی کا رونا روئے گا۔ تو کوئی شریعت کی آڑ لے گا۔ خدا کے لئے حکومت کو اس طرف جلد از جلد متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور ترقی اور منصب میں شخصی قابلیت کے علاوہ اس شخص کا سابقہ اعمالنامہ پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ یہ احیائے ملی کے لئے ازبس ضروری ہے۔

(علی حسن سبزواری۔ بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل مزنگ لاہور)

رسالہ "ہدیہ سعدیہ" اور غیر مبایعین

حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری نے اپنے قیام مصر میں ایک تبلیغی رسالہ "ہدیہ سعدیہ" نامی شائع کیا تھا۔ اس میں سے ایک عبارت پیش کر کے غیر مبایعین حضرات یہ نتیجہ نکالا کرتے ہیں کہ گویا مسیح اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں مولوی صاحب موصوف حضرت اقدس علیہ السلام کو نبی نہیں سمجھتے تھے۔ اس کے متعلق حضرت مولوی صاحب موصوف نے خاکسار کی درخواست پر ایک تحریری بیان اخبار میں شائع کرنے کے لئے دیا ہے۔ جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے اس سے ہدیہ سعدیہ کی اس عبارت کی حقیقت منکشف ہو جاتی ہے اور سا تھ ہی یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی اس عبارت کو خلاف واقعہ اور غلط قرار دیا تھا۔ اور یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں یعنی ۱۹۰۵ء میں حضرت خلیفہ اوّل رضؓ اور حضرت مولوی غلام نبی صاحب کی یہ گفتگو ہوئی تھی۔

حضرت مولوی غلام نبی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی راستگفتاری بے نفسی اور ان کی نیک سیرت اور دینداری اور ان کے تقویٰ پر ہر وہ شخص گواہ ہے جو ان کے حال سے واقف ہے۔ پس ان کا یہ بیان ایک امر واقعہ اور شک و شبہ سے خالی حقیقت ہے۔ (تاج الدین لائلپوری از ربوہ)

تحریری بیان حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وصلی اللہ علی النبی

میں سن ۱۹۰۰ء کے آخر میں قادیان سے حضرت استاذی المکرم خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اطاعت میں روانہ ہو کر جب مصر پہنچا اور "ہدیہ سعدیہ" نامی ایک تبلیغی رسالہ وہاں شائع کیا تو اس میں خاتم النبیین کے بعد نبوت مجمیع اقسامہا کا بند ہونا ظاہر کیا۔ اور ہندوستان میں ۱۹۰۵ء میں جب واپس آیا تو مجھ پر واضح ہوا کہ مستقل نبوت اور حامل شریعت ہی بند ہے۔ باقی جاری ہے۔ اس حقیقت پر اطلاع پا کر میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول سے عرض کیا کہ میں نے مصر میں غلطی کھا کر رسالہ "ہدیہ سعدیہ" میں مطلق نبوت کو بند قرار دیا اور یہ شائع کیا کہ جو نبی بھی آتا ہے وہ نئی شریعت لے کر آتا ہے اور اس خیال کو پختہ خیال کیا۔ اس غلطی کی اصلاح حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک رسالہ موسومہ "ایک غلطی کا ازالہ" ۱۹۰۱ء میں میرے مصر کے سفر میں کی تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غلطیاں انسان سے ہوتی ہی رہتی ہیں۔

اس رسالہ میں میری اس غلطی کو غیر مبائعین نے اپنے لئے سہارا ٹھہرایا۔ قبل ازیں میں نے اپنے صحیح عقیدہ کا کئی دفعہ اظہار احباب کے پاس کیا ہے لیکن اب بذریعہ اخبار اس کی اشاعت کر کے اپنی اس تحریر کا تدارک کرتا ہوں اور تحریر محترم حکیم فضل دین صاحب بھیروی رضی اللہ عنہ کو شامل کرتا ہوں۔ جو سالہا سال سے میرے پاس محفوظ رہی ہے۔ کیونکہ تحریری زہر کا تریاق تحریری بیان سے ہی انفع ہوتا ہے۔ والسلام،

(غلام نبی مصری ۱۵/۸/۱۹۵۰ - ۱۸ میکلیگن روڈ لاہور)

سیدوالہ میں خدام الاحمدیہ کی کارگزاری

سیلاب زدہ لوگوں کا سامان محفوظ جگہوں پر پہنچایا گیا۔ کشتیاں بنا بنا کر لوگوں کے مال اور عورتوں اور بچوں کو محفوظ جگہوں پر پہنچایا گیا۔ تقریباً ۸۰ من غلہ نکالنے میں لوگوں کی مدد کی گئی۔ ایک بکرا ذبح کر کے پکا کر غرباء کو کھلایا۔ ایک بیوہ عورت اور اسکی بچی کو اپنے گھر میں پناہ دی۔ اللہ کا احسان ہے گو بظاہر بچنے کا کوئی سامان نظر نہ آتا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے سب احمدیوں کے مال اور جانیں محفوظ رکھیں اور کوئی مالی نقصان نہیں ہوا۔ سکول کی عمارت جب زیر آب ہو گئی تو جو لوگ پہلے سیلاب کی وجہ سے اس میں پناہ گزین تھے۔ انہیں کشتیوں کے ذریعے شہر میں لانے میں امداد کی گئی۔ تمام شہر کے مصیبت زدگان کو ۳ من گندم بھنوا کر تقسیم کی گئی جس میں ہم نے بھی حصہ لیا۔ مہاجرین کو بخار کی گولیاں تقسیم کی گئیں غرض ہمارے خدام اور انصار نے نہایت عمدگی سے خدمت میں حصہ لیا۔ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار کی "تبلیغ اسلام" اور اس کی حقیقت

۲۰ جون ۱۹۵۰ء کے روزنامہ "عوام" نے لکھا
"مولانا حبیب الرحمٰن ہمارے ہمسایہ ملک کے ایک شہری ہیں۔ وہ خیر سگالی کے لئے آئے تھے۔ ہم اُن کے ماضی کو زیر بحث نہیں لانا چاہتے۔ اس لئے ہم نے پوری محبت اور مہمان نوازی کے جذبات کے ساتھ ان کا خیر مقدم کیا ہے۔ لیکن یہ دیکھ کر ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ کہ احراری حضرات اور دوسری جماعتوں کے لوگ اور دینی مدرسہ کے متعلمین اور معلمین احتیاط کی تمام حدیں پھاند گئے۔ اور ان کا رویہ اس درجہ افسوسناک تھا۔ کہ ہمیں پاکستان پر رحم آ رہا ہے جس کے شہری یہ لوگ ہیں اس لئے مفصل واقعات اور خیالات آئندہ اشاعت میں پیش کئے جائیں گے۔"

(اداریہ روزنامہ عوام لائل پور)

اسی طرح محترم خواجہ حسن نظامی صاحب نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا تھا کہ:۔

"جو لوگ اس وقت مسلمانوں کے فرقوں خاص طور پر قادیانیوں کے خلاف تقریریں کرتے پھرتے ہیں۔ پاکستان کے دشمن اور بھارت کے ایجنٹ ہیں" ("آزاد" ۲۱ جون ۱۹۵۰ء)

اب غور کرنے کا مقام ہے کہ احرار بظاہر اپنی خالص تبلیغی سرگرمیوں کا ڈھول پیٹتے ہوئے جہاں ایک طرف احمدیوں کو پیٹ بھر کر گالیاں دیتے ہیں۔ وہاں دوسری طرف اپنی تقریروں کے دوران میں بھارت کے حق میں اور پاکستان کے خلاف برابر پروپیگنڈا کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ان کی طرف سے لکھا یہ جاتا ہے کہ سیاست کے ساتھ ہمارا کوئی واسطہ نہیں صرف تبلیغ اسلام اور حمایت ختم نبوت ہمارا مقصد ہے۔ مگر تقریریں عموماً ان کی طرف سے ایسے رنگ میں کی جاتی ہیں جن میں مختلف پیرایوں میں حکومت پاکستان پر تنقید کی جاتی ہے۔ اور مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ رائے عامہ کو پاکستان کے خلاف اور بھارت کے حق میں ہموار کیا جائے۔ مثلاً احراریوں کی زبان پر پنڈت نہرو۔ ابو الکلام آزاد۔ حسین احمد مدنی اور حبیب الرحمٰن لدھیانوی کا "ذکر خیر" ہوتا ہے۔ انہیں پاکستان میں کوئی ایسا لیڈر نظر نہیں آتا جس کے محاسن اور تعریف کے ساتھ یہ اپنے پرچہ "آزاد" کو مزین کر سکیں۔ نہ انہیں پاکستان میں کوئی اعلیٰ سیاست دان نظر آتا ہے اور نہ ہی کوئی شریعت کو سمجھنے والا۔ تمام سیاست دان اور ماہر شریعت کے، تو حضرات بھارت میں ہی رہ گئے ہیں پھر پاکستان کو بدنام کرنے کا ایک طریق انہوں نے یہ بھی اختیار کر رکھا ہے۔ کہ بھارتی اخبارات کے ایسے اقتباسات اخبار "آزاد" میں پیش کئے جاتے ہیں جن میں پاکستان پر براہ راست نکتہ چینی کی گئی ہوتی ہے۔ اور عنوان ایسا جمایا جاتا ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ "آزاد" کا اس میں کوئی قصور نہیں۔ ہو "آزاد" تو صرف پاکستان کا وہ نقشہ پیش کر رہا ہے جسے بھارتی اخبارات نے پیش کیا ہے۔ چنانچہ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ کے "آزاد" میں "سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا!" کا عنوان جما کر روزنامہ "الجمعیۃ" دہلی کا ایک نوٹ درج کیا ہے۔ جس میں بین السطور حکومت پاکستان پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ گویا لوگوں کے روزہ نہ رکھنے اور شراب وغیرہ پینے کی تمام تر ذمہ داری حکومت پاکستان پر عائد ہوتی ہے۔ اور علماء بیچارے بری الذمہ ہیں حالانکہ کوئی حکومت بھی لوگوں کے دلوں کو نہیں بدل سکتی۔ حکومت کا کام تو قانون کے مطابق مجرموں کو سزا دینا ہے۔ اور یہ حکومت کر رہی ہے۔ بلکہ اس سے زیادہ حکومت کے ذمہ دار افسر علماء کا کام بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ یعنی لوگوں کو عام وعظ کے ذریعہ بھی وقتاً فوقتاً سمجھاتے رہتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ لوگوں سے شراب پینے۔ نماز ادا کرنے۔ روزہ نہ رکھنے اور دیگر برے اعمال سے نہ روکنے کی تمام تر ذمہ داری ان علماء اور اخبارات کے ایڈیٹروں پر عائد ہوتی ہے جو لوگوں کو نیکی کی تلقین تو نہیں کرتے۔ الٹا حکومت پر نکتہ چینی کر کے پبلک کے مذاق کو بگاڑتے ہیں۔ اور ان میں یہ نہایت ہی گندہ احساس پیدا کراتے ہیں۔ کہ تمہارے نیک نہ بننے کی ذمہ داری تم پر نہیں بلکہ حکومت پر عائد ہوتی ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل بھارتی اخبارات کے اقتباسات جو "آزاد" میں شائع کئے گئے شاہد و ناطق ہیں کہ ان احراری اخبارات کا جو خود جان بوجھ کر جھوٹی اور اخلاق سوز باتوں کی اشاعت دن رات کر رہے ہیں۔ قبلہ رخ کدھر ہے:۔

"بار بار کہا جاتا ہے کہ پاکستان تو اس لئے بنایا گیا تھا۔ کہ وہاں کے مسلمان اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو اسلام کے سانچوں میں ڈھال سکیں۔ اور اسلامی دستور العمل ہو مگر آج پاکستان میں کیا ہو رہا ہے لوگ چلا رہے ہیں کہ پاکستان کے کافرانہ نظام کو مسلمان بناؤ۔ اور حکومت کو مشرف باسلام کرو۔ لیکن یہاں کی اسلامی زندگی اسلام سے روز بروز دور ہوتی جا رہی ہے اور لینا تو کیا اپنے پلے اور دامن بھی خالی ہو رہے ہیں۔ الخ"

آگے پاکستان کے اخبارات کے چند اقتباسات درج کئے گئے ہیں۔ اور بالآخر لکھتا ہے:۔

"خلاصہ یہ کہ پاکستان اپنے مقصد میں ترقی معکوس (یعنی اُلٹی) کر رہا ہے۔ مگر وہ دنیا کو چڑانے کے لئے کہہ یہ رہا ہے کہ وہ ضرور اسلامی اسٹیٹ بنے گا۔ اچھا صبر کر لیا کہ پاکستان میں اسلام کا احترام بالائے طاق رکھا جا رہا ہے۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہاں انسانی ہمدردی نہ ہو۔ اور ان لوگوں سے بڑھ کر ہمدردی کا مستحق اور کون ہو سکتا ہے۔ جو اپنے وطن اور گھروں کو چھوڑ کر اور ہزار مصیبتیں اٹھا کر پاکستان پہنچے ہیں۔"

اب دیکھو جہاں پاکستان کے لوگوں کے اعمال کی مذمت کی گئی ہے۔ وہاں مہاجرین کی تمام ضروریات کو پورا نہ کر سکنے کی وجہ سے بھی حکومت پاکستان کو ہی ملزم و مطعون کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں بھارت کی حکومت باوجود کثرت کے ساتھ ساز و سامان سے مسلح ہونے کے سرانجام نہیں دے سکی۔ جس اخلاقی گراوٹ کا مظاہرہ بھارت کے لوگ کر رہے ہیں۔ اور جس بری حالت میں وہاں کے مہاجرین زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اُس سے ہزار درجہ بہتر حالت پاکستان کے اصل باشندوں اور مہاجرین کی ہے۔ سب سے بنیادی اور اصل ضرورت رعایا کی خوراک کا بقدر ضرورت مہیا کرنا ہوتا ہے۔ مگر حکومت بھارت اس بارہ میں ایسی ناکام ثابت ہوئی ہے کہ مہاجرین تو الگ رہے اصل باشندے بھی بھوکوں مر رہے ہیں۔ اور یہ ایسی چیز ہے۔ جس کا غیر ملکی سیاح بھی متعدد مرتبہ اظہار کر چکے ہیں۔ لہٰذا ایسے حالات میں احرار کا بھارت کے گن گاتے چلے جانا اور پاکستان پر الزام لگاتے جانا صد درجہ کی بے حیائی نہیں تو اور کیا ہے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ ؎

یکے بر سرِ شاخ و بن مے برید

احرار پر یہ فقرہ صحیح طور پر چسپاں ہوتی ہے۔ کیوں نہ ہو پیٹ بھر کر روٹی جو مل جاتی ہے۔ کبھی کانگرسی لیڈروں کے گن گائے جاتے ہیں۔ کبھی سکھوں کے مسلمانوں پر احسانات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ کبھی اسلامی جماعت کی ہاں میں ہاں ملائی جاتی ہے۔ اور حکومت پاکستان کے موجودہ ارباب حل و عقد کی بجائے قیادت صالحہ کی ضرورت کا ڈھونگ رچایا جاتا ہے۔ کیوں نہ ہو۔ کانگرسی آقاؤں کو خوش کئے بغیر جھولی کیسے بھری جائے۔

احرار کا شروع سے ہی نصب العین رہا ہے۔ کہ سیاسی میدان میں کانگرس کا ساتھ دیا جائے۔ خود احراری لیڈر حبیب الرحمٰن لدھیانوی کا اقرار ہے کہ

"ہماری ایمانداری مندرجہ ذیل اعتراف ہے کہ کانگرس سے علیحدہ ہو کر ہم نے جس قدر تحریکوں میں حصہ لیا ہے۔ ان تمام میں بے کار وقت ضائع کیا۔ اور فضول ہنگامے برپا کئے"

(مدینہ ۲۱ جون ۱۹۳۶ء)

جب یہ حالت ہے۔ تو احرار کی پالیسی پاکستان کے حق میں کیسے ہو سکتی ہے؟

"آزاد" نے ایک عنوان "قیام پاکستان و جماعت احمدیہ" قائم کیا ہے۔ اس میں بظاہر ہم پر یہ حملہ کیا ہے کہ ہم ہندوستان کے اتحاد کے حق میں کسی الہامی عقیدہ کی بناء پر قائم تھے۔ اور اپنے متعلق لکھا ہے:۔

"مسلمانوں کے درمیان اس سیاسی موقف پاکستان پر خود اختلاف تھا۔ ملت کا ایک مختصر گروہ اور چند جماعتیں اسے ملت کا بہترین حل نہ سمجھتی تھیں۔ ان جماعتوں میں مجلس احرار، جمعیۃ العلماء، خاکسار جماعت کے علاوہ قادیانی پارٹی شامل تھی۔ (جب انگریزوں کی مردم شماری نے مسلمانوں سے ٹانک دکھا تھا کیا کوئی عقلمند باور کر سکتا ہے کہ حکومت ہماری مرضی کے خلاف ہمیں مسلمانوں سے علیحدہ قرار دے سکتی ہے) احرار علماء چند سیاسی نوعیت کے خدشات کی بناء پر اس نظریہ یعنی پاکستان کے نظریہ سے اختلاف کرتے تھے۔ کہ

اول۔ بھارت و پاکستان ہر دو ممالک میں اقلیت کی حفاظت کی ضمانت کیا ہو گی!

دوم۔ پاکستان کے سرحدوں کے استحکام اور مکمل دفاع کی کیا صورت ہو گی؟

سوم: ملک کا اقتصادی ڈھانچہ کیونکر استوار رہ سکیگا۔ اور کیا مسلمان عوام بنئے کی دسترس سے نکل کر مسلمان سرمایہ دار کے چنگل میں نہ پھنس جائیں گے"

(دیکھو اخبار "آزاد" ۲۳ جون ۱۹۵۰ء)

گویہ باتیں احرار کو پاکستان بننے کے بعد سوجھی ہیں۔ پہلے تو ان کا چیلنج تھا کہ پاکستان کی "پ" بھی کوئی نہیں بنا سکے گا۔ اور اگر بن جائے تو پاکستان نہیں بلکہ "پلیدستان" بنے گا۔ لیکن یہ باتیں بھی جو کہی گئی ہیں۔ ان میں کون سی ناممکن ہے آخر جب بھی نئی حکومت منصۂ شہود پر آئے گی۔ اُسے یہ مشکلات طبعاً پیش آئیں گی۔ اور ان پر قابو بھی انشاء اللہ پایا جا سکیگا۔ آخر آزادی حاصل کرنا کوئی آسان کام تو نہیں جہاں آزادی جیسی نعمت حاصل کرنے کے لئے مشکلات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ وہاں انعام بھی تو عظیم الشان ہے۔

احرار کو ہندو بنئے کا غم کھائے جا رہا ہے کہ اس کے چنگل سے کیوں مسلمان عوام آزاد ہو گئے اور کیوں مسلمان تاجر ان سے فائدہ اٹھانے لگے احرار کے نزدیک ہندو بنئے اور مسلمان بنئے میں کوئی فرق نہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہندو بنیا مسلمانوں کو لوٹ کر روپیہ اسلام کو تباہ کرنے اور مسلمانوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو سیاسی اور مذہبی لحاظ سے کمزور کرنے پر صرف کرتا تھا۔ اور مسلمان بیچنے نے جس بھی نیک کام پر روپیہ لگایا۔ اس سے بہر حال مسلمان فائدہ اٹھائیں گے۔ مگر احراری کی ہمدردی چونکہ ہندو بنیئے کے ساتھ ہے۔ اس لئے اسے ہندو ہی کا غم کھائے جا رہا ہے احرار کی روش یقیناً جہاں پاکستان کے شیرازہ کو کمزور کرنے والی ہے۔ وہاں سعادت کے ہاتھوں کو مضبوط کرنے والی ہے۔ کیوں نہ ہو وہاں سے تو زر ملتا ہے۔ اور یہاں کے سعید از مسلمان منہ تک نہیں لگاتے۔

احراری کہتا ہے مجھے سیاست سے کوئی واسطہ نہیں۔ مگر کوشش یہ کی جاتی ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح مسلم لیگ میں تیسری بار گھسا جائے مگر کیا مسلمان کی آنکھیں کھولنے کے لیے احراری ڈکٹیٹر چوہدری افضل حق کا قول جرم کافی نہیں کہ:۔

"سرمایہ دارانہ نظام میں گھس کر حملہ کرنا کیسا مشکل ہے۔ باوجود اس کے ہم نے دو دفعہ مسلم لیگ میں گھسنے کی کوشش کی۔ لیکن دونوں دفعہ قاعدے اور قانون نئے بنا دیئے گئے۔ تاکہ ہم بیکار ہو جائیں۔" (خطبات احرار صفحہ ۹۵)

یہ ساری کوشش کس بل بوتے پر اور کس کے سرمایہ کے زور سے کی جا رہی ہے۔ یہ تو باور نہیں کیا جا سکتا۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے پاکستان کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کے لئے انہیں روپیہ دیا جا رہا ہے۔ آخر پس پردہ کوئی اور غماز و عیار دشمن موجود ہے۔ جو ان کے منہ میں لقمہ ڈال کر ان کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔

پنجاب اسمبلی کے رائے دہندگان میں ½ ۴ لاکھ کا اضافہ

[illegible] اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے رائے دہندگان کی مکمل فہرستیں ۵ ار نومبر سنہ ۵۰ء تک شائع کر دی جائیں گی۔ اعتراضات اور دعاوی کی مدت میں چودہ روز کے اضافہ کے باوجود تمام صوبوں میں دعووں کی تعداد ۶/۱ لاکھ سے تجاوز نہ کر سکی۔ اضلاع سے موصول شدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں سے چار ساڑھے چار لاکھ سے زیادہ دعوے قبول نہیں کئے گئے۔ دو ضلعوں کے علاوہ باقی تمام اضلاع سے رائے دہندگان کی ضمنی فہرستیں موصول ہو چکی ہیں۔ اور آج کل زیر طبع ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ آئندہ ماہ کے وسط سے پہلے پہلے یہ تمام فہرستیں طباعت کے مراحل سے گذر جائیں گی

کارپوریشن کے ۵۰ ہزار مزید ووٹر: معلوم ہوا ہے۔ کہ لاہور سٹی کارپوریشن کے مختلف حلقہ ہائے نیابت سے تقریباً ستر ہزار دعوی دائر کئے گئے۔ جن میں سے کم و بیش پچاس ہزار تسلیم کر لئے گئے۔ مجموعی رائے دہندگان کی مکمل فہرستوں کی اشاعت کے پندرہ روز کے بعد امیدوار دریک کے کاغذات نامزدگی طلب کر لئے جاتے ہیں۔

انتخابی مہم کے سلسلہ میں وزیر اعظم پاکستان کا دورہ پنجاب!

لاہور ۱۹ اکتوبر۔ مسلم لیگ کی طرف سے پنجاب اسمبلی کے انتخاب کی مہم تیز کرنے کے لیئے خان لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان دسمبر سنہ ۱۹۵۰ء میں صوبہ کا ایک طوفانی دورہ کریں گے۔ اکیس روز کے اس دورہ میں وزیر اعظم پاکستان ریل کے ذریعہ سفر کریں گے۔ اور مجوزہ پروگرام کے مطابق ریل کے اس خاص درجہ سے جو کلیۃً الصوت سے آراستہ ہوگا۔ ایک ایک دن تین تین چار چار مقامات سے عوام کو خطاب کریں گے۔

موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ریل کا وہ درجہ جس میں خان لیاقت علی خان تین ہفتہ قیام پذیر ہیں گے۔ ضروری سازو سامان سے آراستہ کیا جا رہا ہے۔ دورہ کی دیگر تفصیلات طے کی جا رہی ہیں (ز میندار)

افغانستان کے پاکستان دشمن رویہ کی مذمت

کوئٹہ ۱۹ اکتوبر۔ بلوچستان کے ملکوں نے ایک مشترکہ بیان میں چمن سب ڈویژن پر افغانستان کے فوجی افسر کے کمان میں ہونے والے حملہ کی سخت مذمت کی ہے۔ پاکستان سے اپنے وفاداری کے پیمان کو تازہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے۔ افغانستان کا حکمران طبقہ جو صرف ایک خاندان پر مشتمل ہے اس طرح اقتصادی طور پر پسماندہ لوگوں کی توجہ کو احساس جمہوریت سے ہٹانا چاہتا ہے۔ لیکن وہ اپنے پاکستان دشمن پروپیگنڈہ میں ناکام رہ چکا ہے۔ کم تنخواہ لینے والے فوجیوں اور خستہ حال عوام کو سرحدی جھگڑوں میں الجھا کر من مانی کارروائیاں کرنے کے خواب کبھی پورے نہ ہو سکیں گے کیونکہ جب تک افغانستان کے عوام کی اقتصادی حالت بہتر نہیں ہوتی۔ حکمران طبقہ چین سے نہیں رہ سکتا۔

بچہ کی جنس دریافت کرنیوالی مشین

لندن ۲۰ اکتوبر۔ مغربی انگلستان کے دو موجدوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے ایک ایسی مشین بنائی ہے۔ جس سے پیدائش سے پہلے بچہ کی جنس دریافت ہو سکے گی۔ (راسٹار)

انگلستان میں نیلی بارش

لندن ۲۰ اکتوبر۔ حال ہی میں دوسری دفعہ انگلستان میں "نیلی بارش" ہوئی ہے۔ ایک لاری پر اس بارش کے قطرے پڑے۔ اور اس کے شیشوں پر سرخی مائل دھبے پڑ گئے۔

برطانیہ کے دفتر موسمیات نے کہا ہے۔ کہ ممکن ہے۔ کہ یہ وہی بارش ہو جسے ٹکنیکی اصطلاح میں "خون کی بارش" کہتے ہیں۔ اور جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ رنگین ذرے ہوا کی تیز لہروں میں اڑ کر اوپر پہنچ جاتے ہیں۔ ممکن ہے کہ یہ ذرات شمالی یا وسطی امریکہ جیسے دور افتادہ مقام سے آ رہے ہوں۔" (راسٹار)

کیا آپ نے قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی ہے۔ اگر نہیں بھجوائی۔ تو مہربانی فرما کر اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار بھجوا دیں اور وی۔پی کا انتظار نہ کریں۔ منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے

(مینجر)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے!

درخواست ہائے دعا

میری ہمشیرہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد اقبال صاحب سیالکوٹ عرصہ دراز سے علیل ہیں۔ ایک ہی بیماری کا حملہ ان پر بار بار ہوتا ہے جس کی وجہ سے نقاہت از حد ہے۔ میں درویشان قادیان۔ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ سے بالخصوص دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ حضرت اللہ کریم ان کو جلد از جلد شفا عطا فرمائے۔

(خاکسار قریشی فصیح الدین جمیلؔ)

(۲) خاکسار کا بھائی چند دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ اور کمزوری حد سے زیادہ ہے احباب سے درخواست دعا ہے۔ (چوہدری بشیر احمد کلرک لاہور)

اعلان نکاح

خاکسار نے ۲۳/۵ کو شیخ مبارک احمد ولد شیخ عنایت اللہ صاحب مرحوم محلہ اسلام آباد شہر سیالکوٹ کا نکاح عزیزہ سلیمہ بیگم بنت میاں اللہ رکھا صاحب قوم شیخ محلہ شوالہ شہر سیالکوٹ کے ساتھ بعوض مبلغ پانصد ۵۰۰ روپیہ حق مہر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو جانب کیلئے بابرکت بنائے (قاضی علی محمد خطیب جامعہ مسجد احمدیہ سیالکوٹ شہر)

تمام کردہ ناپوشیدہ امراض کا

سو فی صدی کامیاب علاج نیز گرانٹی کیلئے بمبئی کے مشہور پندرہ سالہ تجربہ کار ڈاکٹر حکیم محمد شفیع سہوترا سے مشورہ کریں۔ اگر آپ اپنی جوانی کو بالکل تباہ اور برباد کر چکے ہوں۔ تو آپ بالکل نہ گھبرائیں۔ بلکہ زندگی کا صحیح لطف اٹھانے کیلئے ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سے ملاقات کریں۔ خاص مردانہ کمزوری خواہ کسی وجہ سے ہو کے علاوہ بواسیر کا علاج بھی گرانٹی سے کیا جاتا ہے ایڈریس کا اچھی طرح سے خیال کریں۔ پتہ:۔ ڈاکٹر حکیم محمد شفیع سہوترا بمبئی دوائی خانہ دامل ہوٹل بلڈنگ پہلی منزل گنپت روڈ کے موڑ پر انارکلی لاہور۔ جو صاحب تشریف نہ لا سکتے ہوں۔ جواب کے لیے چھ پیسے کے ٹکٹ ارسال کریں۔

صبح ۹ بجے سے ۱ بجے تک۔ شام ۲ بجے سے ۷ بجے تک

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

تریاق اٹھرا:۔ حمل ضائع ہو جاتا ہو یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۸/۲ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان میں گوردواروں اور مندروں کی حالت نہایت اچھی ہے

نئی دہلی ۲۰ر اکتوبر۔ پاک و ہندوستانی کی پہلی سالگرہ کی تقریب میں انجمن کے جنرل سیکرٹری مسٹر لکھمن پال نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان میں جتنے گوردوارے اور مندر ہیں ان کی دیکھ بھال کی جا رہی ہے اور ان کو بہت اچھی حالت میں رکھا گیا ہے۔

مسٹر لکھمن پال نے کہا کہ میں نے مشرقی بنگال کا وسیع پیمانے پر دورہ کیا اور کئی دیہات کا معائنہ کیا۔ دونوں بنگالوں کا دورہ کرنے کے بعد میری رائے یہ ہے کہ مشرقی بنگال میں مغربی بنگال سے چند لحاظ سے حالات بہتر ہیں ـــــ مسٹر لکھمن پال نے مشرقی بنگال کے دورے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہاں کی حکومت نے مجھے اسباب کی پوری آزادی دے رکھی تھی کہ میں بغیر کسی وقت بھی جا سکتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میرے اس دورے میں کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں تھی۔ اس سلسلے میں انہوں نے مسٹر منڈل کے استعفا کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر منڈل نے اقلیتوں کی شکایات کا اظہار کرنے کے لئے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ غلط ہے ان کے لئے مناسب بات یہ ہوتی کہ وہ پاکستان پارلیمنٹ میں ان باتوں کا اظہار کرتے۔ لیکن انہوں نے کلکتہ پریس کا سہارا لیا ہے۔ مسٹر لکھمن پال نے کہا کہ ایسے شخص کو ہندوستان میں پناہ نہ ملنی چاہیے۔ اس لئے کہ اس سے بری مثال قائم ہو جائے گی۔ ہندوستانی مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انہیں اپنی جائدادوں کی فروخت کا جائز حق حاصل نہیں ہے۔ حالانکہ ہندوستان کے آئین کی دفعہ ۱۹ کی رو سے ہر شہری کو جائیداد کی خرید و فروخت کرنے کا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ ہندوستانی مسلمان یہاں سے جانا چاہتے ہیں اور اس طرح ان کو شہریت کے بنیادی حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ حکومت ہند کے لئے صحیح طریق کار یہ تھا کہ وہ جائداد کی فروخت کے بعد اس کی قیمت کو غیر ملکوں میں جانے سے روکے اس سے ملک کا سرمایہ باہر نہیں جاتا۔ لیکن حکومت کو اسباب کا کوئی حق نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کو حقوق شہریت سے محروم کر دے۔ مسٹر لکھمن پال نے بتایا کہ انجمن کا ارادہ ہے کہ اس مسئلہ کو حکومت ہند کے سامنے رکھا جائے مسٹر لکھمن پال نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ مغربی پاکستان میں گوردواروں اور مندروں کا پورا خیال رکھا جا رہا ہے۔ انہوں نے مختصراً انجمن کی سرگرمیوں اور کارگذاریوں کا تذکرہ کیا اور اسباب کا انکشاف کیا کہ انجمن نے حکومت ہند کو اسباب پر آمادہ کر لیا ہے کہ قادیان میں جو مسلمان مستقل طور پر رہ رہے ہیں ان کے کنبوں کو پاکستان سے لانے کا بندوبست کیا جائے۔ مسٹر لکھمن پال نے پنجاب اور مشرقی بنگال کے دوروں کے سلسلے میں حکومت پاکستان اور ہائی کمشنر پاکستان کا شکریہ ادا کیا کہ انہیں تمام آسانیاں فراہم کر دی گئیں۔ مسٹر محمد اسمٰعیل ہائی کمشنر پاکستان نے جو اس تقریب میں مدعو تھے اپنی مختصر تقریر میں انجمن کو اس کی کارگذاریوں اور کامیابیوں پر مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ فوری تبدیلی ناممکن ہے لیکن اگر صبر اور مسلسل جد و جہد سے کام کیا گیا تو ہند اور پاکستان کے عوام ایک غیر سیاسی سطح پر ایک دوسرے سے بہت قریب آ جائیں گے

کمیونسٹ چین کے پندرہ ہزار سپاہی ہند چینی میں

سیگان ۲۰ر اکتوبر۔ غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق کمیونسٹ چین کے دو لاکھ سپاہی ہند چینی کی سرحد پر صوبہ کوانگسی میں جمع ہو گئے ہیں۔ ہانگ کانگ میں چینی زبان کے ایک اخبار واہ کیو یات پات نے یہ اطلاع شائع کی ہے کہ پندرہ ہزار کمیونسٹ سپاہی ہند چینی میں داخل بھی ہو چکے ہیں جو مشین گنوں اور گولہ بارود سے لیس ہیں

ہند چینی میں ویٹ نام گوریلوں سے شکست پر شکست کھانے کے بعد فرانسیسی فوج ہند چینی کی سرحد سے ۸۰ میل پیچھے ہٹ گئی ہے۔ چنانچہ حکومت امریکہ نے گذشتہ شب ان فرانسیسی دستوں کی امداد کے لئے جیٹ سے چلنے والے لڑاکا طیارے اٹیکنگ توپیں اور بحری جہاز بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

امریکی وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ہند چینی میں فرانسیسی فوجوں کی امداد کا پروگرام فوراً پورا کیا جائے گا۔ کل فرانس کے وزیر مالیہ اور حکومت امریکہ کے اعلیٰ حکام کے درمیان فرانس کو اسلحہ بندی کے سلسلہ میں امریکہ کی مالی امداد کے بارے میں تبادلہ خیالات ہوا۔ امریکہ نے فرانس کو دو ارب ڈالر دینا منظور کئے ہیں۔ یہ ڈالر امریکہ کی اس مجموعی امداد ۱۸ کھرب ۲ ارب ڈالر کا حصہ ہیں۔ جو وہ ۱۹۵۱ء میں فرانس کو دے دیگا۔ اس امداد کے ذریعہ فرانس ۱۹۵۱ء کے اواخر تک مغربی یورپ میں دس ڈویژن فوج تیار کر سکے گا۔ اور ہند چینی میں فوراً امریکی اسلحہ اور سامان جنگ روانہ کر سکے گا

پیانگ یانگ کے گلی کوچوں میں خوفناک جنگ

ٹوکیو ۲۰ر اکتوبر۔ امریکی دستوں نے دریائے تائیڈ ونگ پار کرنے کے بعد شمالی کوریا کے دار الحکومت پیانگ یانگ میں مورچہ قائم کر لیا ہے۔ شہر کا بیشتر حصہ جل رہا ہے اور اس کے گلی کوچوں میں شدید جنگ جاری ہے۔ شمالی کوریا کی حکومت شہر سے بھاگ کر مانچوریا پہنچ گئی۔

جنوبی کوریا اور امریکہ کے دستے دھوئیں میں سے راستہ بناتے ہوئے شہر کے جنوب مغربی حصے میں گھات لگا کر گولیاں چلانے والوں کو پکڑ رہے ہیں دریائے تائیڈ ونگ کے جنوب میں شہر کے بہت بڑے حصہ پر اقوام متحدہ کی فوجیں قابض ہو چکی ہیں کمیونسٹ دستے پسپا ہوتے ہوئے شہر کے شمالی اور مغربی حصوں میں جا پہنچے ہیں۔ امریکی فوج نے شہر کے وسط میں کسٹمز ہاؤس کے قریب مورچہ قائم کیا ہے۔ امریکہ کے پہلے پیدل ڈویژن نے دعوےٰ کیا ہے کہ وہ آج پانچ ہزار کمیونسٹوں کو گرفتار کر چکا ہے امریکی دھڑا دھڑ کمک لا رہے ہیں۔ برطانوی کامن ویلتھ کا بریگیڈ پیانگ یانگ سے ۱۵ میل دور ایک شہر پر قبضہ کر چکا ہے۔ پیانگ یانگ سے مشرق میں شمالی کوریا کے دستے ونسان۔ پیانگ یانگ روڈ کی طرف پسپا ہو رہے ہیں

گلی کوچوں میں جنگ

پیانگ یانگ میں امریکی دستوں کی زبردست مزاحمت کی جا رہی ہے اور مختلف گلی کوچوں میں دست بدست جنگ جاری ہے۔ جب آج صبح امریکی فوجوں نے شہر میں جنوب کی طرف سے یلغار کی تو ان پر شدید گولہ باری کی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ امریکی ٹینک رک گئے اور ٹینکوں سے کمیونسٹوں کے ٹھکانوں پر گولہ باری کا آغاز کر دیا گیا۔ امریکی طیاروں نے بھی شہر پر سخت گولہ باری کی۔ کمیونسٹوں نے ان طیاروں کو گرانے کے لئے طیارہ شکن توپیں استعمال کیں۔ جب امریکی طیاروں نے شمالی کوریا والوں کی مزاحمت بند کر دی تو امریکی ٹینکوں اور لاریوں کا ایک میل لمبا قافلہ مشین گنوں کے ساتھ کمیونسٹوں کے ٹھکانوں کی طرف بچھ روانہ ہو گیا۔ ہزاروں کمیونسٹوں کو ہتھیار ڈال دینا پڑے۔

آج جنوبی کوریا کے دستوں کو بھی شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور وہ بمشکل کارخانوں کے علاقہ تک پہنچ سکے

دار الحکومت پر قبضہ کی توقع

مبصرین کا خیال ہے کہ پیانگ یانگ پر قبضہ کی ہر لمحہ توقع ہے۔ ممکن ہے کہ دار الحکومت میں آخر تک لڑنے کا حکم دینے کی وجہ یہ ہو کہ کم از کم ... ایک دن اور لڑائی جاری رکھی جا سکے۔

ہندوستان کے متعلق رینڈ کا خیال

جوہنسبرگ ۲۰ر اکتوبر۔ ڈاکٹر مالان عنقریب اپنی کابینہ میں جن تبدیلیوں کا اعلان کرنے والے ہیں۔ اس سلسلہ میں توقع کی جا رہی ہے کہ جنوبی افریقہ کے آئندہ وزیر تعلیم سینیٹر ایچ۔ ایف وروبرڈ ہونگے اور اسلئے ہندوستان کے متعلق سینیٹر کی رائے دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔

البرٹن میں تقریر کرتے ہوئے سینیٹر نے ہندوستان پر دغابازی کا الزام لگایا اور کہا کہ اقوام متحدہ میں ہندوستان کا طرز عمل اور جنوبی افریقہ پر اسکے حملوں کے متعلق میرا یہ خیال ہے کہ اپنے مقاصد پر پردہ ڈالنے کے لئے وہ ایسا کر رہا ہے۔ ہندوستان ہم پر اسلئے حملے کرتا ہے کہ نئی ہندوستانی ری پبلک عوام سے کئے ہوئے وعدے پورا نہیں کر سکتی اور چونکہ پاکستان سے اپنے اختلافات کو وہ رفع نہیں کر سکتی

ہندوستان جنوبی افریقہ پر اسلئے حملہ کرتا ہے کہ جنوبی افریقہ میں رہنے والے مٹھی بھر ہندوستانیوں پر مبینہ مظالم کے خلاف جنگ کرنے میں اسے اپنے عوام کی حمایت حاصل ہو۔ حالانکہ خود ہندوستان میں رہنے والے لاکھوں آدمی شدید غربت کا شکار ہیں اور بھوکوں مر رہے ہیں اور لاکھوں آدمی بالکل ص

ص ناخواندہ ہیں۔

افریقہ کے مشرقی ساحل پر ہندوستانی منظم طریقہ پر نوآبادی قائم کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں ہم یہاں ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ ہم نیشنلسٹ بیرونی دنیا کی دشمنی کا مقابلہ کرنے کو تیار ہیں

(اسٹار)

ترکیہ کی سرحد پر روسی فوجوں کی نقل و حرکت

انقرہ ۲۰ر اکتوبر:۔ رائٹر کو ترکیہ کے اعلیٰ فوجی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ترکیہ کے سرحدی علاقہ میں روسی فوجوں کی نقل و حرکت شروع ہو گئی ہے۔ ترکیہ کی وزارت خارجہ نے اس سلسلہ میں کوئی تبصرہ نہیں کیا۔

سر سٹیفورڈ کرپس

پارلیمنٹ سے علیحدگی کا فیصلہ

لندن ۱۸ر اکتوبر۔ برطانیہ کے وزیر خزانہ سر سٹیفورڈ کرپس پارلیمنٹ میں اپنی نشست سے دستبردار ہو جائیں گے۔ مسٹر ہیو گیٹسکل وزیر اقتصادیات کو سر سٹیفورڈ کرپس کا قائمقام مقرر کیا گیا ہے۔

تجارتی تبادلہ کا عراقی شامی معاہدہ

دمشق ۲۰ر اکتوبر یہاں معلوم ہوا ہے کہ عراق نے تجویز کی ہے کہ شام کے ساتھ تجارتی تبادلہ کا ایک معاہدہ کیا جائے۔ بظاہر عراق شام سے اپنا تجارتی توازن درست کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسلئے کہ اس کی برآمد عراقی برآمد سے زیادہ ہے ایک باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ شامی سفارت خانہ کی معرفت بغداد میں گفت گو اب تک جاری ہے۔ (اسٹار)